

# 99



آیت نمبر 27

آیات نمبر 27 تا 34 میں آدم علیہ السلام کے دو بیٹوں کا قصہ جب ان دونوں نے اللہ کے سامنے قربانی پیش کی لیکن ایک کی قربانی قبول ہوئی۔ دوسرے بیٹے نے طیش میں آکر پہلے کو قتل کر دیا۔ بنی اسرائیل کے لئے یہ قانون بنا دیا گیا کہ جس نے ایک شخص کو قتل کیا تو گویا اس نے سب کو قتل کیا اور جس ایک شخص کی زندگی بچائی اس نے سب کی زندگی بچائی۔ بنی اسرائیل نے اس قانون کی خلاف ورزی کی۔ اللہ کا قانون توڑنے والوں کی سزا کا حکم

وَ اتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ ابْنَيْ اٰدَمَ بِالْحَقِّ ۘ اِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ اَحَدِهِمَا وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْاٰخَرِ ؕ اے نبی! آپ ان لوگوں کو آدم (علیہ السّلام) کے دو بیٹوں کا قصہ ٹھیک سنا دیجئے۔ جب ان میں سے ہر ایک نے اللہ کے حضور قربانی پیش کی تو ان میں سے ایک کی قربانی قبول کر لی گئی اور دوسرے کی قبول نہ کی گئی اس زمانے میں اللہ کی طرف سے قبولیت کی یہ علامت تھی کہ آسمان سے ایک آگ آکر اس قربانی کو جلا دیتی تھی قَالَ لَاَقْتُلَنَّكَ ؕ قَالَ اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۲۷﴾ تو اس پر دوسرے نے کہا کہ میں تجھے ضرور قتل کر دوں گا، پہلے نے جواب دیا کہ بیشک اللہ تعالٰی تو بس پرہیز گاروں ہی کے اعمال قبول فرماتا ہے لَئِنْۢ بَسَطْتَّ اِلَيَّ يَدَكَ لِتَقْتُلَنِيْ مَآ اَنَا بِبَاسِطٍ يَّدِيَ اِلَيْكَ لِاَقْتُلَكَ ۚ اِنِّيْٓ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۸﴾ اگر تو مجھے قتل کرنے کی غرض سے اپنا ہاتھ میری طرف بڑھائے گا تو میں تجھے قتل کرنے کے لئے اپنا ہاتھ نہیں اٹھاؤں گا کیونکہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں جو تمام جہانوں کا رب ہے اِنِّيْٓ اُرِيْدُ اَنْ تَبُوْٓءَاْ بِاِثْمِيْ وَ اِثْمِكَ فَتَكُوْنَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ ۚ وَ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۹﴾ میں چاہتا ہوں کہ تو اپنے دوسرے گناہوں کے ساتھ میرے

قتل کا گناہ بھی اپنے ذمہ لے کر اہلِ جہنم میں سے ہو جائے گا، کیونکہ ظالموں کے ظلم کا یہی
ٹھیک بدلہ ہے فَطَوَّعَتْ لَهٗ نَفْسُهٗ قَتْلَ اَخِيْهِ فَقَتَلَهٗ فَاَصْبَحَ مِنَ
الْخٰسِرِيْنَ ﴿۳۰﴾ آخر کار اس کے نفس نے اپنے بھائی کا قتل اس کے لئے آسان کر دیا، اور
اس نے اپنے بھائی کو قتل کر ڈالا، پس وہ قاتل بھائی سخت نقصان اٹھانے والوں میں سے
ہو گیا فَبَعَثَ اللّٰهُ غُرَابًا يَّبْحَثُ فِي الْاَرْضِ لِيُرِيَهٗ كَيْفَ يُوَارِيْ سَوْءَةَ
اَخِيْهِ ؕ پھر اللہ نے ایک کوّا بھیجا جو زمین کھودنے لگا تا کہ اس قاتل کو یہ بتائے کہ وہ اپنے
بھائی کی لاش کو کس طرح چھپائے قَالَ يٰوَيْلَتٰۤى اَعَجَزْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِثْلَ هٰذَا
الْغُرَابِ فَاُوَارِيَ سَوْءَةَ اَخِيْ ۚ فَاَصْبَحَ مِنَ النّٰدِمِيْنَ ﴿۳۱﴾ یہ دیکھ کر وہ بولا
کہ ہائے افسوس میرے حال پر! میں اس قابل بھی نہ ہو سکا کہ اس کوّے ہی جیسا ہوتا
کہ اپنے بھائی کی لاش کو تو چھپا دیتا، سو وہ اپنے کئے پر بہت پشیمان ہوا مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ ۛ
كَتَبْنَا عَلٰى بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ اَنَّهٗ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِي
الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا ؕ وَمَنْ اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَاۤ اَحْيَا النَّاسَ
جَمِيْعًا ؕ اسی واقعہ کی وجہ سے ہم نے بنی اسرائیل کے لئے یہ فرمان لکھ دیا تھا کہ جو شخص
کسی انسان کو بغیر کسی انسانی خون کے عوض یا زمین میں کوئی فساد برپا کرنے کے جرم کے بغیر
قتل کر ڈالے تو گویا اس نے تمام انسانیت کو قتل کر دیا اور جو شخص کسی انسانی زندگی کو بچانے
کا سبب بنا تو گویا اس نے تمام نوع انسانی کو زندگی بخش دی وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا
بِالْبَيِّنٰتِ ۫ ثُمَّ اِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فِي الْاَرْضِ لَمُسْرِفُوْنَ ﴿۳۲﴾ اور
بیشک بنی اسرائیل کے پاس ہمارے رسول صاف صاف احکام لے کر آتے رہے لیکن اس

کے بعد بھی ان میں سے اکثر لوگ زمین میں حد سے تجاوز کرنے والے ہیں اِنَّمَا جَزٰٓؤُا

الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَسْعَوْنَ فِي الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ يُّقَتَّلُوْٓا اَوْ

يُصَلَّبُوْٓا اَوْ تُقَطَّعَ اَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ ؕ

بیشک جو لوگ اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کرتے ہیں اور زمین میں فساد برپا کرنے کے

لئے تگ و دو کرتے پھرتے ہیں ان کی سزا یہی ہے کہ وہ قتل کر دیئے جائیں یا سولی پر

چڑھائے جائیں یا ان کے ہاتھ اور پاؤں مخالف سمتوں سے کاٹ ڈالے جائیں یا جلاوطن کر

دیئے جائیں جب کوئی شخص یا گروہ قانون سے بغاوت کر کے لوگوں کی جان و مال اور آبرو کے خلاف

بر سرِ پیکار ہو جائے تو وہ سزا کا مستوجب قرار پاتا ہے۔ ایسے لوگوں کے لئے اس آیت میں چار سزاؤں کا

ذکر ہے۔ مفسرین کے نزدیک اس کی تفصیل یہ ہے کہ اگر ان لوگوں نے کسی کو قتل کیا ہو مگر مال لوٹنے

کی نوبت نہ آئی ہو تو انہیں قتل کیا جائے گا، اور اگر ڈاکوؤں نے کسی کو قتل بھی کیا ہو اور مال بھی لوٹا ہو تو

انہیں سولی پر لٹکا کر ہلاک کیا جائے گا، اور اگر مال لوٹا ہو اور کسی کو قتل نہ کیا ہو تو ان کا دایاں ہاتھ اور بایاں

پاؤں کاٹا جائے گا، اور اگر انہوں نے لوگوں کو صرف ڈرایا دھمکایا ہو، نہ مال لوٹنے کی نوبت آئی ہو، نہ کسی

کو قتل کرنے کی، تو انہیں جلاوطن [یا قید خانے میں بند] کر دیا جائے گا۔ ذٰلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي

الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۙ﴿۳۳﴾ یہ ذلت و رسوائی تو ان کے لئے دنیا

میں ہے اور آخرت میں ان کے لئے اس سے بھی بڑی سزا ہے اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْ

قَبْلِ اَنْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهِمْ ۚ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۳۴﴾ سوائے ان

لوگوں کے جنہوں نے تمہارے قابو میں آکر پکڑے جانے سے پہلے توبہ کر لی، تو جان لو کہ

اللہ بڑا بخشنے والا اور ہر وقت رحم کرنے والا ہے رکوع [۵]